روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 23 اگست 2003ء 24 جمادی الثانی 1424 ہجری-23 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 190

جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے

حضرت ابوشریحؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات کی مہمانی تو اس کا حق ہے۔ تین دن رات تک ضیافت ہے اور اس کے بعد اس کی مہمان نوازی صدقہ اور نیکی کی بات ہے۔ اور مہمان کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ ٹھہرے کہ اسے تکلیف ہونے لگے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللّٰہ حدیث نمبر 5560)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں لاہور سے حضور کی ملاقات کے لئے آیا۔ اور وہ سردیوں کے دن تھے۔ اور میرے پاس اوڑھنے کے لئے رضائی وغیرہ نہیں تھی۔ میں نے حضرت کی خدمت میں کہلا بھیجا۔ کہ حضور رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے۔ حضور مہربانی کر کے کوئی کپڑا عنایت فرمائیں۔ حضرت صاحب نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دھسا ارسال فرمائے۔ اور ساتھ ہی پیغام بھیجا۔ کہ رضائی محمود کی ہے، اور دھسا میرا۔ آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں۔ اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں۔ میں نے رضائی رکھ لی، اور دھسا واپس بھیج دیا۔

☆ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا۔ تو حضور اندر سے میرے لئے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا۔ تو حضرت صاحب نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگوایا۔ جو خادم کھانا لایا، وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح ساتھ لے جائیں گے۔ کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا۔ جس میں کھانا باندھ دیا جاتا۔ اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں۔ اور پھر اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کاٹ کر اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔

(ذکر حبیب ص 320)

☆ حضور اپنے باغ سے آم منگوا کر خدام کو کھلاتے۔ ایک دفعہ عاجز راقم لاہور سے چند یوم کی رخصت پر قادیان آیا ہوا تھا۔ کہ حضور نے عاجز راقم کی خاطر ایک ٹوکرا آموں کا منگوایا۔ اور مجھے اپنے کمرہ (نشست گاہ) میں بلا کر فرمایا۔ کہ مفتی صاحب! یہ میں نے آپ کے واسطے منگوایا ہے۔ کھالیں۔ میں کتنے کھا سکتا تھا۔ چند ایک میں نے کھالئے۔ اس پر تعجب سے فرمایا۔ کہ آپ نے بہت تھوڑے کھائے ہیں۔

(ذکر حبیب ص 326)

خصوصی درخواست دعا

✪ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

عشرہ وصولی تحریک جدید

✪ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ عہدیدار صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم ستمبر تا 10 ستمبر 2003ء عشرہ وصولی تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر اسے کامیاب بنانے کیلئے منظم پروگرام بنایا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ وصولی کا اہتمام کر کے رقوم مرکز ارسال فرمائی جائیں۔ ذیلی تنظیموں سے بھی تعاون حاصل کیا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نصاب انصاراللہ سہ ماہی سوم

✪ امتحان سہ ماہی سوم جولائی تا ستمبر 2003ء برائے انصاراللہ کا نصاب حسب ذیل ہے:۔ 1۔ قرآن کریم پارہ 27 نصف آخر۔ 2۔ کتاب انوارالاسلام، حضرت مسیح موعود 3۔ کتاب ''پیغام مسیح موعود'' لیکچر حضرت مصلح موعود۔ (فرمودہ 11 جولائی 1915ء بمقام لاہور)

اراکین انصاراللہ سے درخواست دی ہے کہ اس نصاب کا مطالعہ کریں۔ اور سہ ماہی دوم 2003ء کے پرچہ جات حل کر کے جلد مرکز بھجوائیں۔

(قائد تعلیم انصاراللہ پاکستان)

کامیابی

✪ مکرم امین الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کے بھائی مکرم ظہور سلطان صاحب ابن چوہدری منیر احمد صاحب راولپنڈی نے بارانی یونیورسٹی راولپنڈی کے انفارمیشن ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ سے BS(CS)Hons سیشن 1999-2003 میں 83.97% نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں نیک اور خادم دین بنائے۔ اور آئندہ مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1999ء ⑤

3 نومبر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ المعروف چھوٹی آپا حرم مصلح موعودکی 81سال کی عمر میں وفات۔ آپ 39 سال صدر لجنہ مرکزیہ پاکستان رہیں۔

5 نومبر حضور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ 94 ممالک سے 17,71,800 پونڈ کی وصولی ہوئی۔ پاکستان پہلی جرمنی دوسری اور امریکہ تیسری پوزیشن پر رہا۔

12 نومبر حضورانور نے اپنی بیٹی عطیۃ الحبیب طوبیٰ کے نکاح کا اعلان ہمراہ ملک سلطان محمد خان ابن ملک سلطان ہارون خان صاحب آف اٹک ایم ٹی اے پر فرمایا اور اسی دن رخصتانہ ہوا۔ 13 نومبر کو ولیمہ ہوا۔

13 تا 15 نومبر جلسہ سالانہ قادیان 27 ممالک سے 21 ہزار افراد کی شرکت جن میں 16 ہزار نو مبائعین تھے۔ حضور نے لندن سے اختتامی خطاب فرمایا۔

14 نومبر لجنہ اماء اللہ بھارت کی مجلس شوریٰ۔

16 نومبر جماعت احمدیہ بھارت کی مجلس شوریٰ۔

20 نومبر لاہور میں ادارہ تعمیر نو کے زیر اہتمام ثاقب زیروی کے ساتھ شام منائی گئی۔ احمد فراز نے صدارت کی۔ منو بھائی، کشور ناہید اور احمد سعید کرمانی نے مقالے پڑھے۔

10 دسمبر رمضان المبارک کا جمعہ سے آغاز۔ اس رمضان کا اختتام بھی جمعہ سے ہوا۔

11 دسمبر رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن کا آغاز۔ حضور نے اس سال کے اختتام تک 18 درس ارشاد فرمائے۔ جن میں سورۃ مائدہ سے آغاز کیا۔ اور سورۃ انعام آیت 116 تک درس ارشاد فرمائے۔

15 دسمبر حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں ایک مشتعل ہجوم نے امیر ضلع مکرم ڈاکٹر نواز صاحب کے گھر اور کلینک کو آگ لگادی جس سے لاکھوں کا سامان جل کر راکھ ہوگیا۔

21 دسمبر ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت وقار عمل۔ 4599 خدام وانصار واطفال کی شرکت۔

22 دسمبر رمضان کا چاند غیر معمولی بڑا اور روشن تھا۔ یہ واقعہ 133 سال بعد ہوا۔

24 تا 26 دسمبر اطفال الاحمدیہ جرمنی کی دوسری نیشنل علمی ریلی منعقد ہوئی۔

27 دسمبر روزنامہ الفضل ربوہ نے سالانہ نمبر بعنوان سیرت صحابہ رسولؐ شائع کیا۔

متفرق

امسال احمدیہ ٹیلی ویژن کی ڈیجیٹل ٹرانسمیشن شروع ہوگئیں۔

سیرالیون میں جماعت کی طرف سے آنکھوں کے فری آپریشنز کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس کا ابتدائی ٹارگٹ 100ر آپریشن تھے۔

خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر کا آغاز ہوا۔

قادیان سے ہندی ماہنامہ ''راہ ایمان'' کا اجرا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 267)

عارف باللہ کی یکتائے زمانہ مثال

حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ سبق آموز کہانی سیدنا محمود المصلح الموعود کی زبانی:۔

''کوئی شخص تب ہی مومن ہو سکتا ہے کہ جب خداتعالیٰ کی طرف سے آواز آئے تو بے اختیار لبیک لبیک کہتا ہوا پہنچ جائے۔ حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ کوئی امیر تھا جس کے بہت سے دوست تھے لیکن وہ ایک غریب آدمی سے زیادہ تعلق رکھا کرتا تھا۔ اس کی بیوی اسے ملامت کرتی کہ تم اس شخص سے مل کر اپنی ذلت کراتے ہو آخر تنگ آکر ایک دن اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ آؤ میں اپنے دوستوں کا تجربہ کرتا ہوں چنانچہ وہ اپنی بیوی کو لے کر پہلے ایک امیر دوست کے ہاں گیا اور جا کر کہا میرا دیوالیہ نکل گیا ہے اس وقت مجھے پانچ سات ہزار روپیہ دیں۔ وہ دوست یہ سن کر بڑی ہمدردی کی باتیں کرنے لگا اور اس نے بڑا افسوس ظاہر کیا لیکن آخر کہنے لگا روپیہ میرے پاس نہیں ہے پھر وہ دوسرے اور تیسرے دوست کے پاس گیا مگر کسی نے امداد کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی حتی کہ شام تک یہ حالت ہوگئی کہ دوستوں نے اس کی آواز پر دروازہ کھولنا ہی بند کر دیا اور دروازہ کھولے بغیر ہی اسے جواب دے دیا جاتا کہ گھر میں نہیں ہیں سب سے آخر پر وہ اس غریب دوست کے ہاں گیا جس پر اس کی بیوی کو اعتراض تھا اور جس کے متعلق وہ ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ یہ تمہاری شان کے قابل نہیں ہے اس سے تم نے کیوں دوستی کر رکھی ہوئی ہے وہ اس کے پاس گیا اس وقت رات ہو چکی تھی اور جا کر اس دوست کو آواز دے کر کہنے لگا جلدی سے باہر آئیے جب وہ تھوڑی دیر تک باہر نہ آیا تو بیوی نے کہا دیکھا اس نے بھی تمہاری پروا نہیں کی آخر کچھ دیر کے بعد جب وہ باہر آیا تو امیر نے پوچھا اتنی دیر لگانے کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا آپ اس وقت کبھی میرے پاس نہ آئے تھے اور آج جب آئے تو میں نے خیال کیا کہ شاید آپ کے گھر میں کوئی تکلیف ہے اس لئے میں نے اپنی بیوی کو ساتھ لے لیا تاکہ اسے خدمت کرنے کا موقع مل سکے پھر خیال آیا کہ گو آپ امیر آدمی ہیں لیکن بعض دفعہ امراء پر بھی مصائب آجاتے ہیں شاید آپ کو روپیہ کی ضرورت ہو اس پر جتنا روپیہ میرے پاس تھا وہ میں نے ہمیانی میں ڈال کر کمر میں باندھ لیا پھر خیال آیا شاید جان دینے کی ضرورت ہو اس لئے میں نے تلوار گلے میں لٹکالی اس تیاری میں دیر لگ گئی۔ اب میں حاضر ہوں اور جہاں کہتے ہو چلنے کے لئے تیار ہوں۔ یہی سچے مومن کی مثال ہے جب اسے خداتعالیٰ کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میری جان اور مال سب کچھ حاضر ہے''

(انوار العلوم'' جلد 13 صفحہ 534-537)

ع

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

جذبات تشکر کا بحرِ بیکراں

حضرت مصلح موعود کے خطبہ جمعہ 4راگست 1916ء سے ایک اہم اقتباس جسے روحانیت اور تصوف کا حرف اول کہنا چاہئے:۔فرمایا

''انبیاء کا دل بڑا شکر گزار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے حضرت مسیح موعود .... کی کتابیں جب دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے لیکن جب کوئی شخص رات کے وقت پروف لاتا تو اس کے آواز دینے پر خود اٹھ کر لینے کے لئے جاتے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ....اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے۔ حالانکہ آپ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے۔ میں کئی بار آپ کو کام کرتے دیکھ کر سویا اور جب کہیں آنکھ کھلی تو آپ کو کام کرتے ہی دیکھا حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ دوسرے لوگ اگرچہ خداتعالیٰ کے لئے کام کرتے تھے لیکن آپ ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے کیوں اس لئے کہ **انبیاء کے دل میں احسان کا بہت احساس ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ خداتعالیٰ کے تمام احسانات کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے الحمد للہ** .... کے سوا ان کے منہ سے کچھ نکلتا ہی نہیں'' (الفضل 19راگست 1916ء صفحہ 7)

حضرت مسیح موعود نے اس حقیقت کو اس عارفانہ شعر میں خوب اجاگر اور نمایاں فرمایا:۔

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

کامیابی کی کنجی

✿ تحریک جدید کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''میں نے متواتر آپ لوگوں کو بتایا ہے ہر کام جو آپ کریں عقل کے ماتحت کریں اور ان ہدایات کے ماتحت کریں جو میں آپ کو دیتا رہا ہوں۔''

(کتاب مالی قربانیاں)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اور ان کا مسکن

تحقیق سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کے قبائل عراق، ایران، افغانستان اور کشمیر میں آباد ہوئے

قسط اول

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

متی کی انجیل بیان کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صور اور صیدا کے علاقے کی طرف سفر کر رہے تھے کہ ایک کنعانی عورت جس کا تعلق بنی اسرائیل سے نہیں تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی بیٹی کے لئے درخواست دعا کی۔ اس کی بیٹی کو دوروں کا مرض تھا۔ آپ نے جواب میں خاموشی اختیار فرمائی۔ وہ عورت پھر بھی آپ کے پیچھے درخواست کرتے ہوئے چلتی رہی تو آپ کے شاگردوں نے آپ کی توجہ اس عورت کی طرف کروائی تو آپ نے فرمایا ”میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا“۔ (متی 15:24-25)

بہر حال اس عورت میں استقلال بہت تھا۔ وہ درخواست کرتی رہی اور بالآخر آپ کی دعا کی برکت سے اس کی بیٹی صحت یاب ہوگئی۔

اس کے چند روز بعد حضرت عیسیٰؑ نے ایک اور تمثیل بیان فرمائی جس سے آپ کی بعثت کی غرض اور واضح ہو کر سامنے آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر کسی آدمی کی سو بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جا کر اس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈے گا۔ اور اگر ایسا ہو کہ اسے پائے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ ان ننانوے کی نسبت جو بھٹکی نہیں اس بھیڑ کی زیادہ خوشی کرے گا“۔ (متی 18:12 تا 14)

یہ بات ظاہر ہے کہ اس بھٹکنے سے صرف روحانی طور پر بھٹکنا مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ جیسا کہ خود اناجیل اور حضرت عیسیٰؑ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے اس وقت بنی اسرائیل کے تمام گروہ من حیث القوم راہ راست سے بھٹک چکے تھے اور یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ ایک حصہ تو راہ راست پر ہے اور دوسرا حصہ گمراہ ہو چکا ہے۔

انہی دنوں حضرت عیسیٰؑ نے بار بار آنے والے ابتلاء کے متعلق صاف پیشگوئیاں فرمائیں اور یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ یہ مقدر آزمائش یروشلم میں ہوگی۔ اس کے بعد آپ نے یروشلم کی طرف سفر جاری رکھا اور گلیلی کے علاقے سے جنوب میں یہوداہ کے علاقے میں داخل ہوئے۔ یروشلم کے قریب زیتون کے پہاڑ کے دامن میں واقع ایک گاؤں بیت فگے (Bethphage) میں قیام فرمایا پھر آپ یروشلم میں آخری مرتبہ داخل ہوئے اور اس کے بعد واقعہ صلیب پیش آیا اور فلسطین میں آپ کا کام اختتام پذیر ہوا۔

یہاں پر یہ سوال خود بخود اٹھتا ہے کہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑیں کون سی تھیں جو حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ میں اپنے گلے سے جدا ہو کر پہاڑوں پر چلی گئی تھیں اور آپ کی بعثت کا اصل مقصد ان کی طرف خدا کا پیغام پہنچانا تھا۔

تاریخی حقائق کی یہ سب کڑیاں بے ترتیبی کی حالت میں پڑی تھیں۔ گو غیر جانبدار محققین اپنے طور مختلف پہلوؤں سے صحیح نتائج پر بھی پہنچتے رہے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے دعاوی کا اعلان کیا تو روحانی دنیا کے علاوہ علمی دنیا میں بھی ”نفخ صور“ کا عالم تھا۔ آپ نے حضرت عیسیٰؑ کی مبارک زندگی کے متعلق وسیع تحقیق پر مشتمل اپنی تصنیف ’مسیح ہندوستان میں‘ شائع فرمائی۔ آپ نے ان قوی دلائل کو دس ابواب میں تقسیم کر کے بیان فرمایا اور دیباچے کے اختتام پر ان الفاظ میں نصیحت فرمائی۔

”ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور یونہی بدظنی سے ان سچائیوں کو ہاتھ سے پھینک نہ دیں اور یاد رکھیں کہ ہماری یہ تحقیق سرسری نہیں ہے۔ بلکہ یہ ثبوت نہایت تحقیق اور تفتیش سے بہم پہنچایا گیا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 15)

اس کتاب کی تیسری فصل میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے دس قبائل دراصل وہ گمشدہ بھیڑیں تھیں جن کا ذکر انجیل میں کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کے یہ قبائل کس طرح فلسطین سے نکالے گئے؟ کس طرح مختلف علاقوں میں منتشر ہوئے اور بالآخر افغانستان اور کشمیر کے علاقوں میں آباد ہوئے۔ یہ واقعات سینکڑوں برسوں کی تاریخ میں بکھرے ہوئے ہیں۔

حضرت سلیمانؑ کا عہد

تاریخی واقعات کے اس تسلسل کو سمجھنے کے لئے ہمیں حضرت سلیمانؑ کے بابرکت عہد کے آخری ایام سے شروع کرنا ہوگا۔ حضرت سلیمانؑ کا دور حضرت داؤدؑ کی وفات پر شروع ہوا۔ آپؑ کے عہد میں بنی اسرائیل کی سلطنت کو مزید استحکام، قوت، کشائش اور وسعت حاصل ہوئی۔ صوبوں کا نیا انتظامی ڈھانچہ بنا۔ وسیع پیمانے پر تعمیراتی کام ہوئے، حکومت کے اقتصادی قانون بنے، ملک کی حفاظت کے لئے افواج کی تنظیم نو ہوئی۔ یہ سب لوگوں کی بھلائی اور خوشحالی کے لئے کیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ ان اقدامات کے بغیر بنی اسرائیل محفوظ نہیں رہ سکتے تھے۔ اس صورت حال میں جہاں امن اور خوشحالی کا دور آتا ہے۔ وہاں پابندیاں عائد کرنی پڑتی ہیں، ٹیکس لگانے پڑتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی سرکش طبیعت پر یہ باتیں بہت گراں گزرتی تھیں۔ ان کا ایک بڑا حصہ آپ کی مقدس ذات سے بغض رکھنے لگ گیا تھا اور یہ بغض آج تک چل رہا ہے۔ بائبل میں آپ کو نبی کے طور پر نہیں پیش کیا گیا اور آپ پر گھناؤنے الزام لگائے گئے ہیں۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو آپ کی صحیح اور پاک شخصیت کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔

اس وقت بنی اسرائیل کی شان و شوکت اپنے عروج پر تھی۔ لیکن انہی ایام میں حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی کہ یہ سنہرا دور آپ کی وفات کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا اور آپ کا جانشین تخت کا اہل ثابت نہیں ہوگا۔ جیسا کہ سورۃ ص میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”اور ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی اور اس کے تخت پر ایک بے جان جسم کو بٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ (پھر جب یہ نظارہ اس نے کشف میں دیکھا) تو وہ اپنے رب کی طرف جھکا اور اس (سلیمانؑ) نے (اپنے بیٹے کی حقیقت خدا سے معلوم کر کے) کہا کہ اے میرے رب میرے عیبوں کو ڈھانک دے اور مجھ کو ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد آنے والی اولاد کو ورثہ میں نہ ملے۔ تو یقیناً بڑا بخشنہار ہے۔ (سورۃ ص آیت 35-31)

سلطنت کی تقسیم

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد آپ کا بیٹا رحبعام (Rehoboam) بادشاہ بنا۔ باقاعدہ تخت نشینی کی تقریبات سکم میں ہونی تھیں۔ تاجپوشی کے مواقع پر عموماً بادشاہ رعایا کے لئے مراعات کا اعلان کرتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے گروہوں نے اس موقع پر ٹیکس اور پابندیاں کم کرنے کی درخواست کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت یربعام نام کا ایک فتنہ پرداز بھی آ گیا اور اس منصوبے کی قیادت کرنے لگا۔ اس شخص کو حضرت سلیمانؑ نے بنی یوسف میں تعمیرات کا نگران مقرر کیا تھا۔ مگر یہ باغی ہو کر مصر میں اس وقت کے فرعون کے پاس چلا گیا۔ اور اب حضرت سلیمانؑ کی وفات کی خبر سن کر وطن واپس آیا تھا۔ جب لوگوں نے یہ درخواست نئے بادشاہ کے سامنے پیش کی تو رحبعام نے تین دن کی مہلت مانگی۔ اس دوران پہلے ان بڑی عمر کے مصاحبین سے مشورہ لیا جو حضرت سلیمانؑ کے ساتھ کام کا تجربہ رکھتے تھے۔ اور آپ کے تربیت یافتہ تھے۔ ان مشیروں نے رائے دی کہ اس موقع پر نرمی اور حکمت سے کام لینا چاہئے۔ اور ان لوگوں سے میٹھے لہجے میں بات کرنی چاہئے۔ اس طرح ان کے دل نئے بادشاہ کی طرف جھک جائیں گے۔ پھر رحبعام نے اپنے ہم عمر دوستوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ان درخواست گزاروں کو سخت جواب دینا چاہئے اور انہیں صاف صاف بتا دینا چاہئے کہ تمہارے بوجھ کو پہلے سے زیادہ بڑھا دیا جائے گا۔ رحبعام نے بزرگوں کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہم عمروں کے مشورے پر عمل کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ بائبل کے مطابق اس نے درخواست گزاروں کو کہا:

”میرے باپ نے تمہارا جؤا بھاری کیا پر میں اس کو اور بھی بھاری کروں گا۔ میرے باپ نے تم کو کوڑوں سے ٹھیک کیا پر میں تم کو بچھوؤں سے ٹھیک کروں گا“

(2 تواریخ، باب 10:14)

اس نامعقول جواب نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ اور فوراً شمال میں بسنے والے دس قبائل نے متحدہ سلطنت سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا۔ اور انہوں نے یربعام (Jeroboam) کو جو پہلے ہی اس غرض کے لئے سرگرم تھا اپنا بادشاہ منتخب کیا۔ اور اس کے بعد سے شمال میں بسنے والے بنی اسرائیل کے دس قبائل، اسرائیل، کی سلطنت میں رہنے لگے اور اس پر پہلے یربعام کے خاندان نے اور پھر بعد میں دیگر خاندانوں نے حکومت کی۔ اور جنوب میں یروشلم کے گردونواح میں بسنے والے دو قبائل یہوداہ (Judah) کی سلطنت میں رہنے لگے اور ان پر حضرت داؤدؑ کے خاندان نے حکومت کی۔

شرک کا آغاز

مگر یہ تقسیم صرف سیاسی اور جغرافیائی تقسیم تک محدود نہیں رہی۔ اس کے بہت گہرے اور زہریلے

اثرات جلد ہی ظاہر ہونے لگے۔ اسرائیل کی نوزائیدہ مملکت کے بادشاہ کو خطرہ تھا کہ لوگوں کا مذہبی اور روحانی مرکز تو بدستور یروشلم ہے۔ وہاں ان کا مقدس معبد ہے۔ مذہبی رسومات کے لئے انہیں بار بار وہاں جانا ہوگا اور اس طرح یہوداہ (Judah) کے بادشاہ کے زیر اثر آ جائیں گے۔ یہ بات ظاہر تھی کہ گو اس وقت بنی اسرائیل کے یہ قبائل توحید پرست تھے۔ لیکن توہم پرستی کے جراثیم ان کے اندر موجود تھے۔ صدیوں پہلے جب انہوں نے فرعون کی غلامی سے نجات حاصل کی اور حضرت موسیٰ کے پیروکار بنے تو فوراً سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی پرستش کرنے لگے۔ پھر قرآن مجید کے مطابق جب انہیں ایک گائے کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو ان پر ابتلاء آ گیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ یہود شعوری اور لاشعوری طور پر اپنے مصری آقاؤں سے مرعوب تھے۔ مصری تہذیب میں روایتی طور پر بچھڑے کی پرستش موجود تھی۔ مصری ایک بچھڑے کو منتخب کرتے اور اس کے متعلق گمان کیا جاتا کہ اسیرس (Osiris) دیوتا کی روح اس میں حلول کر گئی ہے۔ اس بچھڑے کو سونے کے بچھڑے میں منتقل کیا جاتا۔ اس کی پوجا ہوتی۔ حتی کہ اس کو جنم دینے والی گائے کو بھی بڑے احترام سے رکھا جاتا۔ پوجا کرنے والے اس طبقے کو Cult of APIS کا نام دیا جاتا ہے۔ پھر جب یہ بیل مر جاتا تو اس کے پروہت اس جیسے دوسرے بچھڑے کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے اور پھر یہ لغو چکر دوبارہ شروع ہو جاتا۔

(Myths & Legends of Egypt by Lewis spence Edition 1998, Pub. by Tiger Books International Page 284-287)

اس کے علاوہ یربعام نے جب حضرت سلیمانؑ کے خلاف بغاوت کی تو مصر میں پناہ گزیں ہوا تھا اور لازماً وہاں کی تہذیب سے متاثر تھا۔ چنانچہ اس نے ان کے مشرکانہ عقائد کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس نے دو بڑے بڑے مندر بنائے۔ ان مندروں میں بچھڑوں کے مجسمے رکھے گئے۔ اور پورے ملک میں منادی کرائی گئی کہ اب ان کی پرستش کی جائے گی اور ان کے آگے قربانی چڑھائی جائے گی۔ صرف بادشاہ کے اعلان سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن قوم بھی نافرمانی پر تلی بیٹھی تھی۔ چنانچہ اسرائیل میں بسنے والے شرک کی دلدل میں دھنستے گئے۔ اور یہ رجحان رفتہ رفتہ بڑھتا گیا کہیں بچھڑے کی پوجا ہو رہی ہے۔ کہیں بلند مقامات پر مشرکانہ رسومات کیلئے تعمیرات ہو رہی ہیں۔ کہیں بعل کی پرستش کی جا رہی ہے اور کہیں استارت دیوی سے منتیں مانگی جا رہی ہیں۔ چند سعید فطرتوں کے علاوہ ساری قوم اس مرض میں مبتلا ہو گئی۔ بنی اسرائیل کی قوم ایک بار پھر خدا کے غضب کو للکار رہی تھی۔ یربعام بادشاہ کی زندگی میں ہی ایک بزرگ نے قوم کے بدانجام کے متعلق یہ پیشگوئی کر دی تھی جو بائیبل میں محفوظ ہے۔

''خداوند اسرائیل کو ایسا مارے گا جیسے سرکنڈا پانی میں ہلایا جاتا ہے۔ اور وہ ان کو دریائے فرات کے پار پراگندہ کر دے گا'' (1۔سلاطین باب 15:14)

اس پیشگوئی سے مندرجہ ذیل باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

1۔ اسرائیل کے دس قبائل پر ان کے شرک کرنے کے باعث عذاب نازل ہوگا۔

2۔ انہیں ملک بدر ہونا پڑے گا۔

3۔ وہ مشرق کی جانب دریائے فرات کے بھی پار جلاوطنی کریں گے۔

4۔ اس جلاوطنی کے عالم میں وہ مختلف علاقوں میں پراگندہ کر دیئے جائیں گے۔

یہ شرک، بت پرستی غیر اقوام کی رسوم کو اپنانا صرف اسرائیل تک محدود نہیں تھا۔ بلکہ جلد ہی یہوداہ (Judea) میں بسنے والوں نے بھی یہی رنگ اپنانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد کا عرصہ ہر لحاظ سے مسلسل زوال اور مزید پستیوں میں گرنے کا عرصہ تھا۔ بسا اوقات اسرائیل اور یہوداہ کی سلطنتیں ایک دوسرے سے برسر پیکار ہو جاتیں۔ بسا اوقات ان دونوں کے ضعف کو دیکھتے ہوئے مصر، شام اور دیگر ہمسایہ حکومتیں ان پر حملہ کرتیں اور ملک میں لوٹ مار کر کے چلتا بنتیں۔ حتیٰ کہ حملہ آوروں نے یہودیوں کے مقدس ترین معبد کو بھی بارہا لوٹا اور یہود کی منہ دیکھتے رہ گئے۔ غرض افراتفری دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی گئی اور حالت ابتر سے مزید ابتر ہوتی گئی۔ جب کبھی اللہ تعالیٰ کے کسی مامور نے دین کی طرف بلایا تو اس کی جان کے دشمن ہو گئے۔ اگر قسمت سے کبھی نیک بادشاہ تخت نشین ہوا اور اس نے مذہبی قدروں کو بحال کرنے کی کوشش کی تو اس کا مذاق اڑایا گیا۔

آسور کا عروج

اسی دوران اسرائیل اور یہوداہ کے شمال مشرق میں ایک نئی طاقت نے سر اٹھانا شروع کیا۔ آسور (Assyria) کی طاقت دوبارہ مضبوط ہو رہی تھی۔ آسور کی سلطنت دریائے دجلہ کے اردگرد آباد تھی۔ آج کے دور میں یہ علاقہ شمالی عراق کا حصہ ہے۔ عرصہ پہلے آسور ایک عالمی طاقت رہ چکا تھا لیکن پھر مرکز کمزور ہوتا گیا مقامی گورنر مضبوط ہوتے گئے اور رفتہ رفتہ یہ طاقت زوال کا شکار ہو گئی۔ لیکن اس کے نصیب میں زندگی کا ایک نیا دور لکھا تھا۔ 745 قبل مسیح میں پول (Pul) نامی ایک گورنر نے حکومت کا تختہ الٹا اور تگلت پلاسر سوئم (Tiglath Pileser III) کے نام سے تخت نشین ہوا اس کے قائم کردہ نظام میں نیم خودمختار گورنروں کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ اور نہ ہی آسور (Assyria) کی حدود تک بادشاہت اس کے عزائم کے لئے کافی تھی۔ چنانچہ پورے ملک کے نظام کی تشکیل نو کی گئی۔ نئے گورنر اور ان کے نیچے کے عہدیدار مقرر کئے گئے۔ ان کا اقتدار بادشاہ کے عنایات کے مرہون منت تھا۔ ان کی کارکردگی پر نظر رکھنے کے لئے انسپکٹروں کا نظام جاری کیا گیا۔ پورے ملک میں باخبر جاسوسی نظام کا جال بچھایا گیا۔

تگلت پلاسر سوئم نے ملک کی حدود سے باہر بالخصوص مغرب کی طرف اہم تجارتی راستوں پر اپنا تسلط قائم کرنا شروع کیا۔ فوج کشی کر کے ڈرا دھمکا کر بہت سی ریاستوں کو اپنا باجگذار بنایا گیا۔ ان سے خراج وصول کیا جاتا۔ عمومی ہدایات کی پیروی کرائی جاتی لیکن بیشتر معاملات میں مقامی حکمرانوں کو با اختیار چھوڑ دیا جاتا۔ مگر سرکشی اور خراج کی عدم ادائیگی کی صورت میں کڑی سزا دی جاتی۔ سزا دینے کا ایک طریق یہ ہوتا کہ ایک مفتوح علاقے کی آبادی کو دوسرے علاقے میں منتقل کر دیا جاتا۔ بالعموم یہ دوسرا علاقہ بھی کوئی مفتوح علاقہ ہوتا تھا۔

وقت کے ساتھ جب تقاضے بدلے تو بعض ایسی بیرونی ریاستوں پر مقامی حکمران برقرار رکھنے کی بجائے بادشاہ کی طرف سے گورنر بھی مقرر کئے گئے۔

اسرائیل مغلوب ہوتا ہے

اس وقت کی تاریخ بہت سے زاویوں سے مبہم ہے لیکن اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تگلت پلاسر سوئم کا تسلط جنوبی شام اور فلسطین کی ریاستوں میں پھیلتا ہوا بحیرہ روم (Mediteranean Sea) تک پہنچ گیا تھا۔ اس خطے میں اکثر ریاستیں خراج ادا کرنے لگ گئی تھیں۔ لیکن 738 قبل مسیح میں بہت سی ریاستوں نے خراج ادا نہیں کیا یہ اس بات کا اعلان تھا کہ وہ اب خودمختار ہو گئی ہیں۔ نتیجتاً بادشاہ نے اس علاقے پر فوج کشی کی اور اس بغاوت کو کچل دیا۔ اس وقت اسرائیل کے ملک پر مناحم بن جاوی حکومت کر رہا تھا۔ بائیبل بیان کرتی ہے کہ اس نے ہزار قنطار چاندی ادا کر کے اپنی حکومت اور جان دونوں کو بچایا اس کو ادا کرنے کے لئے اس نے ملک کے بڑے بڑے امراء پر 50 قنطار چاندی فی کس کا ٹیکس لگایا۔

(2 سلاطین باب 15:19-20)

بہرحال آسور کا بادشاہ یہ دولت سمیٹ کر وطن واپس ہوا۔ مناحم اس مصیبت سے تو بچ گیا لیکن چند سال کے بعد ہی موت کا شکار ہو گیا۔ اس کا بیٹا تخت نشین ہوا تو دو سال کے بعد ہی ایک فوجی افسر فقح بن رملیاہ (Pekah Son of Remaliah) نے اسے قتل کر کے اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد غالباً شاہ آسور کو کسی سازش کی بھنک پڑی تو اس نے دوبارہ اسرائیل پر حملہ کیا اور شمالی اسرائیل کے بہت سے شہروں مثلاً ابیل، بیت معکہ، ینوحہ، قادس، حصور، جلعاد، گلیل اور نفتالی پر قبضہ کر لیا۔ اور اسرائیل کے ان شہریوں کو اسیر کر کے آسور (Assyria) لے گیا۔

آسور کے خلاف اتحاد

آسور کا بڑھتا ہوا دباؤ دیکھتے ہوئے اس علاقے میں مختلف ریاستوں کا ایک اتحاد بننا شروع ہوا تاکہ مشترکہ مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔ چنانچہ شام کے بادشاہ نے اسرائیل، سلاوم ٹائر (Tyre)، چند اور ریاستوں اور چند عرب قبائل کو ساتھ ملایا اور خراج ادا کرنا بند کر دیا۔ اسرائیل کا ملک تو اس سازش میں شامل ہوا لیکن یہوداہ کے بادشاہ نے آسور کا وفادار رہنے کا فیصلہ کیا۔

اس پس منظر میں شام، اسرائیل اور ان کے اتحادیوں نے مل کر یہوداہ (Judea) پر حملہ کیا۔ شام کی فوجوں نے ایلات کے شہر سے بنی اسرائیل کو نکال دیا اور ان کی جگہ ادومی (Edomites) قوم کے لوگوں کو آباد کیا۔ ایسی صورت حال میں جب بنی اسرائیل پر ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے، خود بنی اسرائیل کا ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف فوج کشی کر رہا تھا اور دشمنوں کی مدد سے ان کو ملک بدر کر رہا تھا۔ تاریخ کے اس مرحلے کے متعلق سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''پھر تم لوگ ہی ہو کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو اور اپنے میں سے ایک جماعت کو گناہ اور ظلم کے ساتھ (ان کے دشمنوں کی) مدد کرتے ہوئے ان کے گھروں سے نکالتے ہو'' (سورۃ البقرہ: آیت 86)

یہوداہ کے بادشاہ آحز (Ahaz) نے اس موقع پر آسور کے بادشاہ کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ اس نے یروشلم میں یہود کے مقدس معبد سے سونے چاندی کی تمام قیمتی اشیاء نکالیں اور انہیں شاہ آسور تگلت پلاسر سوئم کی خدمت میں اس پیغام کے ساتھ بھجوایا کہ میں آپ کا خادم اور بیٹا ہوں مجھے اسرائیل اور شام کے بادشاہوں سے بچایا جائے۔ تگلت پلاسر نے شام کے دارالحکومت دمشق پر فوج کشی کر دی اور اس کے بادشاہ کو قتل کر دیا۔ یہوداہ کا بادشاہ آحز (Ahaz) فوراً دمشق پہنچا تاکہ اپنے نجات دہندہ شاہ آسور کا شکریہ ادا کر سکے۔

مرزا گل محمد صاحب کے ساتھ پانچ سو حفاظ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اپنے دادا مرزا گل محمد صاحب کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے کہ ان کے دربار میں پانچ سو حافظ تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہی وغیرہ ہر قسم کے پیشہ کے لوگ جو ان کے دربار میں تھے ان میں سے ایک کثیر حصہ نے قرآن کریم کو حفظ کیا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت سخت کمزور ہے اور وہ تنزل کے دور سے گزر رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں لاکھوں لاکھ حفاظ ہندوستان میں سے ہی نکل سکتے ہیں۔ غرض دوسرا ذریعہ قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ حفاظ وقراء کی کثرت پیدا کر دی۔ اور یہ چیز بھی ایسی ہے جو کسی کے بس کی نہیں۔ غرض قرآن کریم کی حفاظت کا ایک سامان خداتعالیٰ نے یہ کیا کہ دلوں میں اس کے حفظ کی رغبت پیدا کر دی۔ اور اس طرح لاکھوں لوگوں کے سینوں میں اس کا ایک ایک لفظ زبر اور زیر تک محفوظ کر دی۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 424)

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

ایک مخلص اور قابل احمدی وکیل

مکرم مظفر احمد باجوہ ایڈووکیٹ

10,9 جون 2003ء کی درمیانی شب پیارے بھائی مظفر احمد کی حادثاتی وفات نے ہمارے گھرانے کو سوگوار کر دیا۔ آپ ہم چھ بھائیوں میں سے اپنی خوبیوں اور دینداری کی وجہ سے منفرد اور ممتاز تھے۔ آپ پانچویں نمبر پر تھے۔ لیکن ہم سب کے دل میں آپ کا بے حد احترام تھا۔

آپ کے بعد ہمارے پاس آپ کی خوشگوار یادوں کا طویل سلسلہ بطور یادگار باقی رہ گیا ہے۔ جس مکان میں گرنے کی وجہ سے آپ کی وفات واقع ہوئی یہ آپ کی پیدائش کے موقعہ پر ہی بنا تھا۔ ایک دفعہ بچپن میں بھی آپ اس کی چھت سے گر گئے تھے۔ ایک بازو کی ہڈی کو نقصان پہنچا تھا جو علاج معالجہ سے بالکل ٹھیک ہو گئی تھی۔

برادرم مظفر صاحب کی تاریخ ولادت 3 فروری 1956ء ہے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے چونڈہ ہی سے حاصل کی۔ 1973ء میں میٹرک کا امتحان آپ نے گورنمنٹ تبلیغ الاسلام ہائی سکول چونڈہ سے پاس کیا۔ اس کے بعد جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں داخلہ لیا۔ اور 1977ء میں وہاں سے گریجوایشن کی ڈگری حاصل کی۔ بی اے کرنے کے بعد ایل ایل بی کے لئے آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں داخلہ لیا۔ 1980-81ء میں آپ نے ایل ایل بی کرنے کے بعد اسی یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وزارت داخلہ اسلام آباد میں کچھ عرصہ گورنمنٹ سروس کی۔ جلد ہی ملازمت چھوڑ کر سیالکوٹ سے اپنی وکالت کا آغاز کیا۔ وہاں آپ ایک سینئر وکیل صاحب کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ سال ڈیڑھ سال کے بعد آپ سیالکوٹ سے پسرور آ گئے اور پھر وفات تک یہیں وکالت کی۔

ازدواجی زندگی

خاکسار کے ذریعہ آپ کا رشتہ ربوہ ہی میں طے ہوا تھا۔ مورخہ 6 ستمبر 1981ء کو آپ کا نکاح محترمہ نصرت چوہدری صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام احمد چٹھہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ سے ہوا۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے بیت المبارک ربوہ میں آپ کے نکاح کا اعلان کیا تھا۔ نومبر 1983ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی کے معاً بعد دونوں میاں بیوی کی قصر خلافت ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات ہوئی۔ حضور نے ازراہ شفقت دونوں کو پانچ صد روپے اپنی طرف سے شادی کی سلامی دی اور اپنے ساتھ دونوں کی تصویر بھی بنوائی جواب بھی گھر میں محفوظ ہے۔

خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے بھائی مظفر صاحب کو دو بیٹوں عتیق مظفر صاحب اور نوید مظفر صاحب سے نوازا۔ آپ کے دونوں بیٹے خداتعالیٰ کے فضل سے ایف ایس سی کر چکے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نصرت مظفر صاحبہ مکرم سعید احمد چٹھہ صاحب سابق لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ کی ہمشیرہ ہیں۔ ایک عرصہ تک چونڈہ میں لجنہ اماء اللہ کی صدر رہی ہیں اور اپنے خاوند کی طرح خوب محنت سے کام کرتی رہی تھیں۔ جماعت احمدیہ چونڈہ رفقاء حضرت مسیح موعود کی جماعت ہے۔ جن کا ذکر رجسٹر روایات نمبر 10 (غیر مطبوعہ) میں ہے۔

8 اگست 1983ء کو راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب بھی چونڈہ ہی کے رہنے والے تھے۔ ایک عرصہ بعد جماعت احمدیہ چونڈہ کو ایک تعلیم یافتہ، فدائی اور مخلص خادم سلسلہ مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب کی صورت میں ملا جن کے دور میں خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

جماعتی خدمات

شروع ہی سے آپ کے دل میں خداتعالیٰ کے فضل سے دینی خدمت کا شوق اور جذبہ تھا۔ ابتداء میں بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ آپ نے کام کیا۔ اس کے بعد سیکرٹری وقف جدید رہے۔ 1993-94ء قائمقام صدر جماعت احمدیہ چونڈہ وامیر حلقہ کے طور پر کام کرتے رہے۔ 1995ء سے باقاعدہ منتخب ہو کر انہی عہدوں پر وفات تک جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ مرکزی مجلس مشاورت میں بھی آپ کو شمولیت کی توفیق ملتی رہی۔

وکالت

آپ نے نہایت ایمانداری سے وکالت کی۔ لوگ آپ کی دیانتداری سے بہت متاثر تھے۔ غریب لوگوں کی مفت قانونی مدد کرتے رہے۔ اور ہر ایک کو جو بھی آپ کے پاس کیسوں کے سلسلہ میں مشورہ لینے آتا تو اسے صحیح مشورہ دیتے۔ پسرور بار کے وکلاء بھی آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ بار نے آپ کی نیکی تقویٰ اور شرافت کی وجہ سے آپ کو بار کا فنانس سیکرٹری بنایا۔ پھر جنرل سیکرٹری بھی منتخب کیا۔ آپ کی وفات پر ایک دن کے لئے عدالتی امور سرانجام نہ دینے کا بار نے فیصلہ کیا۔ عدالت بھی آپ کو عزت کی نظر سے دیکھتی تھی۔ اور آپ کو متنازعہ کیسوں میں کمیشن مقرر کرتی تھی۔ آپ کے کمیشن مقرر ہونے پر صرف اسے ہی اعتراض ہوتا تھا جس کا موقف غلط ہوتا تھا۔ وکالت کے حوالے سے ایک اہم بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ 1992ء میں آپ اور مکرم محبوب احمد لون صاحب آف چونڈہ جلسہ سالانہ قادیان پر گئے۔ لون صاحب نے بتایا کہ ایک دن آپ بیت الدعا میں دعا کر کے نکلے تو میں نے پوچھا مظفر صاحب آپ نے کیا دعا کی ہے کہنے لگے میں نے تو یہ دعا کی ہے کہ ''اے خدا مجھے دیانتداری سے وکالت کرنے کی توفیق عطا فرما''۔ اس دعا کی قبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ چونڈہ میں جو لوگ جماعت کے مخالف ہیں وہ بھی آپ ہی کو وکیل کرتے تھے۔ ان کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ آپ ان سے کوئی دھوکہ نہیں کریں گے اور ان کے کیس کو اچھے طریقے سے اور محنت سے ڈیل کریں گے۔ چنانچہ چونڈہ کے ایک غیر از جماعت دوست نے آپ کو وکیل کیا ان کی برادری نے تنقید کی کہ احمدی کو وکیل کیوں کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ''مظفر صاحب کو اس لئے وکیل کیا ہے کہ وہ دیانتدار ہیں اور میرے مخالف اس کو خرید نہیں سکتے۔ اور اس کے بعد اس شخص نے اپنے دیگر عزیزوں کو بھی یہی تاکید کی کہ وہ بھی ضرورت پڑنے پر مظفر صاحب ہی کو وکیل کیا کریں''۔ آپ نے وکالت میں اچھا نمونہ اور اچھی مثال پیش کی۔ وکالت کے حوالے سے چونڈہ اور اردگرد کے لوگوں کو خصوصاً غرباء کو آپ سے بہت فائدہ پہنچا۔ کیس کی تیاری میں بڑی محنت کرتے تھے۔ چونڈہ ہی سے ایک ہماری برادری کے غیر از جماعت نوجوان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وکالت کے حوالے سے مظفر صاحب کو جو عزت حاصل تھی اس کا ایک واقعہ یہ ہے کہ میں ایک دن آپ کے دفتر میں بیٹھا تھا اور میرے ہوتے ہوئے مظفر صاحب کے پاس دو وکیل ملنے آئے اور باتوں باتوں میں کہنے لگے ''مظفر باجوہ ہم تو تمہاری عظمت کو سلام کرتے ہیں''

ایک احمدی دوست نے بھی عدالت کی نظر میں آپ کا جو احترام تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ پسرور عدالت میں دو فریق ایک جج صاحب کے پاس اپنے تنازعہ کے سلسلہ میں جھگڑا کر رہے تھے۔ جج صاحب نے ان کو کہا کہ آپ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے مجھے تو معلوم نہیں اور آپ لوگوں کی باتیں سننے کا میرے پاس اتنا وقت نہیں۔ آپ لوگ مظفر باجوہ صاحب کے پاس چلے جائیں اور ان کو اپنی بات بتائیں۔ وہ جو تجزیہ کریں گے اور جس نتیجہ پر پہنچیں گے میں اسی کو فائنل کر دوں گا۔

وکالت کے حوالے سے احمدی دوستوں کو بھی آپ سے بہت فائدہ ہوا۔ ایک عزیز نے بتایا کہ پسرور میں محترم باجوہ صاحب کی موجودگی سے ہمارا ہر فکر دور ہو جاتا تھا۔ ہم آپ کے پاس چلے جاتے آپ ہماری خدمت کرتے اور جو کام ہوتا وہ بھی کروا دیتے۔ ان کا سلوک سب کے ساتھ ایک جیسا ہی تھا۔ پسرور بار میں بھی آپ کی وفات سے ایک خلا محسوس کیا گیا۔

خاکسار 26 جون 2003ء کو ربوہ سے چونڈہ گیا تو رستہ میں پسرور تھوڑی دیر کے لئے مرحوم بھائی کے چیمبر میں گیا۔ کمرے میں آپ کا منشی موجود تھا۔ آپ کی کرسی پر آپ کا تولیہ پڑا تھا۔ ٹیبل پر علاوہ کیس فائلوں کے روزنامہ الفضل ربوہ کے پرچے پڑے تھے۔ آپ کو وہاں نہ پا کر دل کی عجیب حالت تھی۔ میرے ساتھ محترم سعید احمد چٹھہ صاحب بھی تھے۔ میں نے منشی کو بتایا کہ میں مکرم مظفر باجوہ صاحب کا بھائی ہوں اور میرے ساتھ مظفر صاحب کے برادر نسبتی ہیں۔ چنانچہ منشی صاحب ساتھ والے چیمبر سے ایک غیر از جماعت دوست مکرم امجد علی باجوہ صاحب ایڈووکیٹ کو بلا لائے۔ انہوں نے آتے ہی ہماری مہمان نوازی کی اور بتایا کہ ''جب سے مظفر صاحب بیمار تھے خاکسار ہی ان کے کیسوں کی نگرانی کر رہا ہے۔ میرا ان سے بہت گہرا تعلق تھا۔ میں نے آپ ہی کی تحریک پر گریڈ سترہ کی کالج میں لیکچرار کی گورنمنٹ سروس چھوڑ کر وکالت شروع کی تھی۔ آپ نے اپنی نگرانی میں اپنے ساتھ میرا چیمبر بنوایا تھا۔ ہم اپنے ذاتی اور گھریلو معاملات میں بھی آپ سے مشورہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہمارے کئی رشتے آپ ہی کی رائے اور مشورہ سے طے ہوئے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ مظفر باجوہ صاحب میرے دوست اور ایک قسم کے بھائی تھے۔ آپ نے بار کے انتخابات میں کبھی کسی کے لئے ووٹ نہیں مانگا تھا لیکن میرے لئے انہوں نے ایسا کیا۔ میں ایک دن پہلے اس دفتر میں ان کی وفات کے بعد آیا تھا اور ان کے دفتر میں بیٹھ کر ان کی یاد میں روتا رہا اور پھر آج آیا ہوں۔ ان کی کرسی پر بیٹھنے کا حوصلہ نہیں پڑتا جس رات آپ کی وفات ہوئی اس رات تقریباً دس بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہم فون پر آپس میں باتیں کرتے رہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو امجد علی باجوہ صاحب مغموم وحزین دل اور لہجہ کے ساتھ ہم سے کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک احمدی وکیل بھلی صاحب بھی وہاں آ گئے۔ وہ بھی مظفر صاحب کی تعریف کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ ''مظفر صاحب عملی انسان تھے۔ جو کہتے تھے وہ کرتے بھی تھے۔ اور کبھی غلط کیس نہیں لیتے تھے۔ ہمیں ان کی وفات کا بے حد افسوس ہے۔ یہاں اکثر وکلاء آپ کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہیں''۔

برادرم مظفر صاحب نے وکالت کے پیشے کو خدمت خلق اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے استعمال کیا۔ جن لوگوں کو اس حوالے سے آپ سے فائدہ پہنچا ان کو ہم نے آپ کی وفات پر اپنے سے زیادہ دکھی پایا۔ بعض غیر از جماعت عورتیں اور مرد تو آپ کی وفات کا سن کر بہت روئے۔ بڑی عمر کی ایک عورت کا آپ کے پاس کیس تھا وہ ایک تاریخ پر پسرور آئی تو اسے پتہ چلا کہ مظفر صاحب گزشتہ رات فوت ہو گئے ہیں تو وہ کچہری ہی میں بے اختیار رونے لگ پڑی۔ یہی حال چونڈہ کے بعض لوگوں کا بھی تھا۔ اگست 1992ء میں چونڈہ میں یوتھ ویلفیئر سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا اس سوسائٹی کے ممبران چونڈہ کے سرکردہ احباب

تھے ان ممبران نے متفقہ طور پر اس سوسائٹی کے مشیر قانونی کے لئے آپ کا نام تجویز کیا اور آپ کو اس عہدہ پر مقرر کیا جب کہ چونڈہ میں کئی غیر از جماعت وکیل بھی تھے۔ اس سے اہل چونڈہ کے دل میں جو آپ کا احترام تھا۔ اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

دعوت الی اللہ کا شوق

مکرم محبوب احمد لون صاحب آف چونڈہ جو اس وقت سیکرٹری امور عامہ ضلع سیالکوٹ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ”میں جب بھی آپ کے ساتھ کسی ضلعی میٹنگ پر سیالکوٹ گیا تو میٹنگ سے فارغ ہونے پر آپ مجھے کہتے کہ محبوب صاحب بازار جانا ہے کچھ کتابیں خریدنی ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں بازار جاتے وہاں مظفر صاحب زیادہ تر ایسی کتابیں خریدتے جو دعوت الی اللہ میں کام آتیں۔

بڑے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب نے جو چونڈہ میں آپ کے ساتھ رہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ”بعض اوقات آپ نماز عشاء کے بعد جلدی سو جاتے تھے اور پھر جلدی اٹھ پڑتے تھے اور خریدی ہوئی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے اور ان میں سے اہم باتیں دعوت الی اللہ کے لئے نوٹ کر لیتے تھے۔ آپ نے دعوت الی اللہ کے تقاضے کما حقہ، ادا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی۔ چنانچہ چونڈہ ہی کے ایک احمدی نوجوان نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ ہستی ان کو کہتی ہے ”مظفر باجوہ کی دعوت الی اللہ قبول ہو گئی ہے“۔

چونڈہ کے سابق مربی صاحب مکرم عبدالستار صاحب نے بتایا کہ ”میں نے ایک دن آپ سے درخواست کی کہ بیت الذکر میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ایک کلاس شروع ہونی چاہئے۔ چنانچہ آپ نے جلد ہی یہ کلاس شروع کی۔ اور شاملین کو نہایت احسن رنگ میں اعتراضات کے جوابات سکھاتے رہے۔ جن کو شرکاء کلاس آسانی سے سمجھ جاتے تھے“۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ مجھے بھی بعض ایسی کتب کے بارے میں پوچھتے رہتے جو دعوت الی اللہ میں کام آتی ہیں۔ اور اگر کسی کتاب کا پتہ چلتا کہ وہ اب دستیاب ہے تو فوراً منگو لیتے تھے۔ محترم مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ”خالد احمدیت“ کی پاکٹ بک سے بھی آپ نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اس کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔

دعوت الی اللہ کے لئے راہیں نکالتے رہتے تھے۔ مکرم عبدالرشید لون صاحب قائمقام صدر جماعت احمدیہ چونڈہ و امیر حلقہ نے مکرم عبدالستار صاحب مربی سلسلہ کو بتایا کہ چونڈہ میں جماعت کے ایک مخالف ہیں۔ وہ بیمار تھے مکرم مظفر صاحب نے ان کی عیادت کا پروگرام بنایا اور پیشگی ان سے عیادت کرنے کی اجازت لی۔ چنانچہ آپ ان کی عیادت کے لئے گئے وہ بڑی عزت سے پیش آئے اور مظفر صاحب نے باتوں باتوں میں دعوت الی اللہ [illegible] کی۔ اور آئندہ [illegible] ان سے رابطہ رکھا۔

انفاق فی سبیل اللہ

قرآن کریم نے متقیوں کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ان کو دیا گیا ہے اس کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

برادرم مظفر صاحب نے بلاشبہ اس پہلو سے بھی اپنی ذمہ داری کو خوب ادا کیا۔ جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔

ان کی یہی کوشش رہی کہ اس میدان میں ان کو نمایاں خدمت کی توفیق ملے۔ اپنے بزرگوں کی طرف سے بھی مالی قربانی کرتے رہے اور خلفاء وقت کی ہر تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کرتے رہے۔

اور مقامی سطح پر جماعت کے تمام منصوبوں میں جس میں بیت الذکر کی توسیع، مربی ہاؤس کی تعمیر اور علیحدہ احمدیہ قبرستان میں حتی المقدور چندہ دیتے رہے۔

مکرم محبوب احمد لون صاحب نے اس حوالے سے بتایا کہ ”جب نئے سال کے وعدے لکھانے کا موقعہ آتا تو میری اور آپ کی مالی قربانی میں مسابقت کی دوڑ لگی ہوتی تھی۔ میری کوشش ہوتی کہ میں سبقت لے جاؤں اور یہی کوشش ان کی بھی ہوتی۔ ایک دفعہ جب سال ختم ہوا تو مجھے کہنے لگے کہ اس دفعہ میں آپ سے جیت گیا ہوں۔ میں نے سال کے آخر میں زائد وعدہ لکھوا کر ادا کر دیا ہے۔ میں آپ کی اس ترکیب سے حیران رہ گیا“

مکرم عمران احمد صاحب کارکن دفتر ماہنامہ ”انصار اللہ“ ربوہ نے خاکسار کو بتایا کہ ایک دفعہ میں ماہنامہ ”انصار اللہ“ کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کو پسرور آپ کے چیمبر میں ملا۔ آپ بڑی محبت سے پیش آئے اپنے ساتھ چونڈہ لے گئے۔ احباب جماعت کو میرے آنے کی غرض بتا کر رسالہ کی اشاعت میں معاونت کی تحریک کی۔ آپ اپنا ایک سال کا ایڈوانس چندہ ماہنامہ انصار اللہ دے چکے تھے۔ پھر بھی مزید دو سال کا اور ادا کر دیا۔

مکرم رانا عبدالحمید خاں صاحب نے بتایا کہ ”ہم جب بھی وقف جدید کے سلسلہ میں آپ کے پاس گئے اور جو ٹارگٹ آپ کو بتایا آپ نے کبھی بھی تردد نہیں کیا تھا اور فوراً مطلوبہ ٹارگٹ کے لئے ہمارے ساتھ دوستوں کے پاس جاتے اور عملی تعاون سے کامیابی کیلئے بھرپور کوشش کرتے۔

ہمیں آپ پر بڑا بھروسہ ہوتا تھا اور آپ اس پر پورا اترنے کی کوشش کرتے تھے۔ اکثر ہمیں اپنے نیک مقاصد میں کامیابی ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

کولیسٹرول کی زیادتی

روزمرہ کے معمولات میں تبدیلی، خوراک میں چکنائی کا کم اور مچھلی کے تیل کا زیادہ استعمال اور ادویات سے کولیسٹرول کی زیادتی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ورزش یا روزانہ پیدل چلنا بھی مفید ہے۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

حکیم عبدالعزیز صاحب آف چک چٹھہ

چک چٹھہ۔ حافظ آباد گوجرانوالہ روڈ پر حافظ آباد سے چار کلومیٹر گوجرانوالہ کی جانب واقع ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ حافظ آباد کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ چک چٹھہ میں جماعت کا قیام میرے والد مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم کے ذریعہ ہوا۔ آپ والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ آپ کی پیدائش پیر کوٹ ثانی میں ہوئی یہاں جماعت قائم تھی۔ آپ ایک خواب کی بنا پر 1932ء میں بمقام قادیان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور پیر کوٹ سے چک چٹھہ منتقل ہو گئے اب چک چٹھہ میں آپ اکیلے احمدی تھے اس لئے آپ کی مخالفت شروع ہو گئی اور شدت اختیار کرتی گئی اس مخالفت کا آپ کو یہ فائدہ ہوا کہ آپ کے مذہبی علم میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور احمدیت سے عشق بڑھتا گیا۔ ہماری والدہ حضرت کرم دین صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی بیٹی تھیں وہ ان پڑھ سادہ نیک اور احمدیت کی عاشق تھیں۔ ان پڑھ ہونے کے باوجود مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی ساری جھوک زبانی یاد تھی۔

والد صاحب والدہ کے ہمراہ گھر میں نماز باجماعت ادا کرتے آپ کی بڑی خواہش تھی کہ چک چٹھہ میں برلب سڑک بیت الذکر بنائی جائے اس غرض سے آپ نے برلب سڑک دو مرلہ زمین خرید لی اور بیت الذکر کی شکل دے کر بنیادیں بھر دیں آپ اپنی ہر نماز اس بیت الذکر میں ادا کرتے جس کی نہ دیواریں تھی نہ چھت اکثر اوقات آپ ندا دے کر اپنے کسی بچے کو ساتھ کھڑا کر کے نماز باجماعت ادا کرتے ایک مرتبہ ندا دی تو سڑک سے گزرنے والے چک چٹھہ کے معزز چوہدری نے والد صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ اکیلے نماز پڑھتے ہو ہمارے ساتھ پڑھ لیا کرو تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ دیکھنا اس ندا پر نمازی آئیں گے اور نماز باجماعت ہوگی۔ آج اسی جگہ آٹھ مرلہ جگہ میں دو منزلہ احمدیہ بیت الذکر موجود ہے۔ جس میں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔

1953ء میں آپ چک چٹھہ سے پیر کوٹ ثانی جا رہے تھے کہ راستہ میں غیر از جماعت دوست نمبردار سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ عزیز آؤ ہمیں مل لو اب حالات بہت بگڑ گئے ہیں۔ آپ نے اس کو بتایا کہ کچھ نہیں ہوگا۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ خدا کا خلیفہ ہمارے ساتھ ہے۔ جماعت احمدیہ پر اس سے پہلے بھی کئی بلائیں وارد ہو چکی ہیں۔ اس نے کہا کہ اب کی بار اگر بچ گئے تو میں احمدیت خود قبول کر لوں گا۔ جس پر بعد میں اس نے احمدیت کو قبول کر لیا اور پیر کوٹ ثانی میں زندہ موجود ہے۔

آپ کا پہلا مکان گاؤں کے اندر اور بیت الذکر سے تھوڑا دور تھا۔ آپ گھر سے بچوں کو ساتھ لا کر نماز باجماعت بیت الذکر میں ادا کرتے ایک دن ہماری امی نے کہا کہ آج نماز گھر پڑھ لو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بیت الذکر سے بڑی محبت ہے۔ مجھے اس کو آباد رکھنا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ میری زبان سے جاری تھا۔ ینصرك رجال اس کا مطلب آپ نے یہ لیا کہ اس جگہ باہر سے لوگ آئیں گے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیت الذکر کے اردگرد اپنی توفیق کے مطابق ساری جگہ خرید لی جوں جوں احمدی احباب یہاں اکٹھے ہوتے رہے ان کو اپنے پاس سے بیت الذکر کے قریب جگہ دیتے گئے۔ آج بیت الذکر کے اردگرد تمام احمدی احباب آباد ہیں۔ جو ہر وقت نماز کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں ہی جماعت احمدیہ چک چٹھہ کی تعداد کافی ہو چکی تھی۔

آپ ہر روز فجر کی نماز کے بعد ہر فرد سے دعوت الی اللہ کی رپورٹ مانگتے اور صداقت احمدیت کی دلیلیں سکھاتے۔ خاکسار کو سب سے زیادہ آپ کے ساتھ رہنے کا موقعہ ملا آپ نماز عشاء کے بعد فوراً سو جاتے اور صبح نماز تہجد ضرور ادا کرتے۔ آپ فرماتے تھے کہ نماز کا وقت قریب ہو اور میں نماز سے پہلے کسی کام کو چلا جاؤں تو میرا وہ کام کبھی نہیں ہوتا آپ کے سسرال پیر کوٹ ثانی میں ہی تھے آپ اکثر وہاں جاتے جب حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی وہاں آتے اور کئی کئی دن وہاں قیام کرتے حکیم صاحب اکثر ان کی صحبت اختیار کرتے۔

1974ء میں گاؤں کے زمیندار گھرانوں نے بڑا تعاون کیا یہاں تک کہ ایک چوہدری صاحب نے جو اس وقت حکیم صاحب کے ہمسایہ تھے لوگوں سے کہا کہ یاد رکھنا عزیز کے گھر کو آگ لگانے سے پہلے میرے گھر کو آگ لگانا۔ کچھ اور دوست اپنا اسلحہ اور دو بھتیجوں کو ہمراہ لے کر حکیم صاحب کی حفاظت کے لئے ان کے گھر آ گئے ایک دن دو مخالف گروہ حکیم صاحب کی ہمدردی کے لئے ان کے گھر اکٹھے ہو گئے آپ کچھ فکرمند ہوئے لیکن ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکنے والے حکیم صاحب کے گھر ایک چارپائی پر اکٹھے بیٹھ گئے جس کی وجہ سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا اور شر پسند اپنے منصوبہ میں ناکام رہے۔ آپ نے 25 سال کی عمر میں تعلیم بالغاں سکیم میں پرائمری پاس کیا اور اپنی ذہانت کی وجہ سے فارسی، عربی اور اردو کی کئی کتابیں پڑھیں۔ علم طب اور سلسلہ احمدیہ کی بے شمار کتب ان کی میرے پاس موجود ہیں۔ آپ بائبل کا اکثر مطالعہ کرتے علاقہ کے لوگ کہا

کرتے تھے کہ عزیز کو قدرتی علم ہے۔آپ ساری زندگی جماعت احمدیہ چک چٹھہ کے صدر رہے۔ ہماری والدہ کو ان سے بہت محبت تھی۔ دسمبر 1988ء کو آپ کی وفات ہوئی آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

ہماری والدہ بخت بھری صاحبہ کی وفات 1994ء میں چھ سال بعد ہوئی۔والدہ کی محبت نے ان دونوں کو چھ سال بعد بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ نمبر 19 میں اکٹھا کر دیا

آج جماعت احمدیہ چک چٹھہ کے 280 افراد ہیں آپ کی دو بیٹیاں اور تین بیٹے تھے۔حکیم قاضی نذر محمد صاحب، خاکسار حکیم منور احمد عزیز۔اور میاں عبدالکریم صاحب بیٹیوں میں آمنہ رشیدہ صاحبہ مرحومہ اور نصرت جہاں صاحبہ چونڈہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 25راگست 2003ء

- 12.15 a.m عربی سروس
- 1-15 a.m چلڈرنز پروگرام
- 1-55 a.m مجلس سوال وجواب
- 2-55 a.m تقریر
- 3-30 a.m مجلس سوال وجواب
- 4-30 a.m سفر ہم نے کیا
- 5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
- 6-00 a.m چلڈرنز کارنر
- 6-15 a.m مجلس سوال وجواب
- 10-00 a.m فرانسیسی سروس
- 11-05 a.m تلاوت، خبریں
- 11-30 a.m لقاء مع العرب
- 12-30 p.m چائنیز پروگرام
- 12-55 p.m چائنیز سیکھیے
- 1-30 p.m مجلس سوال وجواب
- 2-40 p.m کوئز
- 3-15 p.m انڈونیشین سروس
- 4-15 p.m تعارفی پروگرام
- 5-05 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
- 5-50 p.m مجلس سوال وجواب
- 6-55 p.m بنگلہ سروس
- 8-00 p.m جرمن سروس
- 9-05 p.m فرانسیسی سروس
- 10-00 p.m فرانسیسی سیکھیے
- 11-05 p.m لقاء مع العرب

منگل 26راگست 2003ء

- 12-05 a.m عربی سروس
- 1-00 a.m بچوں کا پروگرام
- 1-15 a.m مجلس سوال وجواب
- 2-25 a.m کوئز
- 2-55 a.m فرانسیسی پروگرام
- 3-30 a.m تقریر
- 4-30 a.m سفر ہم نے کیا
- 5-05 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
- 6-30 a.m مجلس سوال وجواب
- 7-35 a.m طب وصحت
- 8-15 a.m تعارف
- 9-05 a.m لجنہ میگزین
- 10-00 a.m ملاقات
- 11-05 a.m تلاوت، خبریں
- 11-35 a.m لقاء مع العرب
- 12-40 p.m تعارفی پروگرام
- 1-00 p.m لجنہ میگزین
- 1-50 p.m مجلس سوال وجواب
- 3-15 p.m انڈونیشین سروس
- 4-15 p.m طب وصحت
- 5-05 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
- 5-50 p.m مجلس سوال وجواب
- 7-00 p.m بنگلہ سروس
- 8-05 p.m ملاقات
- 9-05 p.m جرمن سروس
- 10-00 p.m فرانسیسی سروس
- 11-00 p.m لقاء مع العرب

دورہ نمائندہ مینجر الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع خانیوال وساہیوال میں بھیج رہا ہے۔

☆1۔توسیع اشاعت الفضل

☆2۔وصولی چندہ الفضل وبقایا جات

☆3۔ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرم عدیل احمد صاحب گوندل مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم رفیق عامر گوندل آف ہورب جرمنی ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بھڈال کا نکاح مکرمہ ثمینہ بھٹی صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم بھٹی صاحب فرینکفورٹ جرمنی کے ساتھ مبلغ-/6000 یورو حق مہر پر 16۔اگست 2003ء کو مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھا اور اسی دن رخصتی جرمنی میں عمل میں آئی۔ رفیق عامر گوندل صاحب چوہدری محمد شریف صاحب خانہ میانوالی کے نواسے اور چوہدری فتح محمد صاحب ضبردار آف بھڈال کے پوتے ہیں۔رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم مقصود احمد اٹھوال صاحب انسپکٹر انصار اللہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اٹھوال بمقام احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ مورخہ 24 اور 25 جولائی 2003ء کی درمیانی شب کو اچانک دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔مرحوم جماعت احمدیہ احمد آباد سانگرہ میں ایک لمبے عرصہ تک زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری امور عامہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔دعا گو اور مخلص انسان تھے۔اللہ تعالیٰ خاکسار کے والد صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ اور بلند درجات عطا فرمائے۔مرحوم نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

☼ مکرم عامر محمود قاسم صاحب حال جرمنی ولد چوہدری محمد خان صاحب سیکرٹری مال بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ منصورہ قاسم صاحبہ بنت چوہدری محمد امین صاحب مرحوم چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 4 جولائی 2003ء بعد نماز جمعہ مکرم ہارون الرشید فرخ صاحب مربی سلسلہ نے بیت الطاہر چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر اعلان کیا مکرم عامر محمود قاسم چوہدری نوردین صاحب ساکن دریاپور ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے اور منصورہ قاسم صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم آف بکھو بھٹی کی پوتی اور میجر بشیر احمد خاں صاحب طارق کراچی کی بھانجی ہے۔اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کیلئے بابرکت کرے۔آمین

ولادت

☼ مکرم طارق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ امیر پارک گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم بشارت احمد صاحب لنگاہ آف ادرحماں ضلع سرگودھا حال لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7۔اگست 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام ”ارمان احمد“ تجویز ہوا ہے۔نومولود مکرم محمد یار صاحب لنگاہ آف ادرحماں کا پوتا اور مکرم محمد طفیل صاحب آف دارالعلوم شرقی نور کا نواسہ ہے۔اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

☼ مکرم ملک محمد سعید خان صاحب ولد مکرم ڈاکٹر فیض قادر صاحب مرحوم آف فیض اللہ چک حال دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 13۔اگست 2003ء کو بعمر 90 سال وفات پا گئے۔ بیت الناصر دارالرحمت غربی میں بعد نماز فجر آپ کی نماز جنازہ مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب صدر محلہ رحمت غربی نے دعا کروائی۔آپ مکرم شیخ خورشید قادر صاحب اور جاوید قادر صاحب (ڈاکٹر فیض قادر رائس ملز احمد نگر ربوہ) کے والد محترم تھے۔پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ 1947ء میں ہجرت کے وقت فیض اللہ چک کا قافلہ ہمت وجرأت اور بغیر نقصان کے لاہور پہنچایا۔ایئرفورس سے ورانٹ آفیسر ریٹائر ہوئے۔حکومت نے ”تمغہ خدمت“ سے نوازا۔اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

☼ مکرم بابر مقصود صاحب ساکن موضع ڈیروال ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ کافی عرصہ سے شوگر کی مرض میں مبتلا چلی آرہی ہے۔چند دن قبل گرنے سے پاؤں پر چوٹ آئی ہے۔ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Jasmine Guest Houses
Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	23۔اگست	زوال آفتاب	12-11
ہفتہ	23۔اگست	غروب آفتاب	6-46
اتوار	24۔اگست	طلوع فجر	4-10
اتوار	24۔اگست	طلوع آفتاب	5-36

کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں ہیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان امن چاہتا ہے اور کسی کے خلاف بھی اس کے جارحانہ عزائم نہیں ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ملک کی خودمختاری اور سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

کالاباغ ڈیم سے معیشت کا مستقبل وابستہ ہے

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر پنجاب کا نہیں بلکہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے اور اس کی تعمیر سے ملکی معیشت کا مستقبل وابستہ ہے تاہم ڈیم کی تعمیر کے آغاز کیلئے تمام صوبوں میں اتفاق رائے ضروری ہے۔

چیک مسترد ہونے پر تین سال قید اور جرمانہ

ہوگا لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کی سفارش پر وفاقی حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے ذریعے تعزیرات پاکستان میں ایک نئی دفعہ 489-F کا اضافہ کر کے اس جرم کے لئے سزا تجویز کی گئی ہے۔ اس دفعہ کی رو سے جو شخص بدنیتی سے کسی قرض کی ادائیگی یا کسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے کوئی چیک جاری کرتا ہے جو پیش ہونے پر اعتراض کے ساتھ مسترد ہو جائے تو اسے تین سال تک کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

افغانستان کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرینگے

وزیر خارجہ خورشید قصوری افغانستان کے دوروزہ دورے پر کابل پہنچ گئے۔ روانگی سے قبل انہوں نے کہا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کے فروغ کیلئے بامقصد بات چیت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا حکومت پاکستان افغانستان کے امن وسلامتی میں گہری دلچسپی رکھتی ہے اور موجودہ افغان حکومت کی حمایت کرتی ہے۔ افغانستان کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرینگے۔

مشترکہ انٹیلی جنس گروپ بنانے کی بھارتی

پیشکش مسترد پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ انٹیلی جنس گروپ تشکیل دینے کی بھارتی پیشکش مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ اس طرح کا گروپ ناقابل عمل ہے۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر نے کہا ہے کہ باہمی تجارت پر جامع مذاکرات دوطرفہ بنیادوں پر کئے جائیں۔ کشمیر اور دہشت گردی پر خارجہ سیکرٹریز الگ سے بات چیت کریں۔

سمجھوتہ ایکسپریس سے کوئی دلچسپی نہیں

بھارت نے کہا ہے کہ اسے سمجھوتہ ایکسپریس کی بحالی میں کوئی دلچسپی نہیں ۔ جب تک پاکستان فضائی آمدورفت کی بحالی اور لاہور دہلی کے درمیان اضافی بس سروس کے بارے میں فیصلہ نہیں کرتا۔ بھارتی خارجہ سیکرٹری نے صحافیوں سے بات چیت میں کہا کہ پاکستان نے اپنی فضائی حدود سے پروازیں گزارنے کی اجازت اور اضافی بس سروس شروع کرنے پر کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔

آئل ٹینکرز نے ملک بھر میں تیل کی سپلائی

بند کر دی کیماڑی میں پی ایس او ٹرمینل پر کمپنی کے ملازمین اور آئل ٹینکر ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے درمیان جھگڑے کے بعد مذاکرات ناکام ہونے پر آئل ٹینکر ایسوسی ایشن نے ملک بھر میں تیل کی سپلائی بند کر دی ہے۔ ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ دیگر کمپنیوں کے تیل کی سپلائی بھی بند کر دی جائے گی۔ تین ہزار ٹینکر سروس فراہم نہیں کرینگے۔

عراق میں امریکہ کی ناکامی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں امریکی فوج کی عراق میں حالات پر قابو پانے میں ناکامی پر مایوسی کا اظہار کیا۔ انہوں نے عراق میں اقوام متحدہ کی فوج بھجوانے کا آئیڈیا مسترد کر دیا انہوں نے کہا کہ عراق میں امن وامان کو یقینی بنانا امریکی فوج کی ذمہ داری ہے۔ موجودہ حالات میں اقوام متحدہ کی فوج کا بغداد میں کوئی کام نہیں۔ عراقی عوام کو اپنے مستقبل کے آزادانہ فیصلے کا موقع دیا جائے گا۔ سلامتی کونسل نے ایک بیان میں کہا کہ عراق میں حالیہ بم دھماکے کے بعد امدادی کارروائیاں جاری رکھی جائیں گی۔

فوج بھیجنے کا فیصلہ مؤخر

عراق میں بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر جاپان اور تھائی لینڈ نے اپنی افواج عراق بھیجنے کا فیصلہ مؤخر کر دیا ہے۔ جاپانی پارلیمنٹ نے گزشتہ ماہ اپنی فوج عراق بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ امریکہ، بھارت اور پاکستان سمیت کئی ممالک پر عراق فوج بھجوانے کیلئے دباؤ ڈال رہا ہے۔

ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کا عملہ واپس

بغداد میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز پر حملے کے بعد ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف نے عراق سے اپنا عملہ واپس بلا لیا ہے۔

طاقتور زندہ رہتا ہے

سعودی عرب کے نائب وزیراعظم اور وزیر دفاع شہزادہ سلطان نے سعودی عرب کے خلاف حالیہ مہم کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ہم اس قسم کے الزامات کے عادی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں طاقتورترین ہی زندہ رہتا ہے۔ سعودی عرب اس وقت مضبوط ہاتھوں میں ہے۔

اسرائیلی فوج کے حملے

اسرائیلی کابینہ نے اپنے ہنگامی اجلاس میں فوج کو حماس اور اسلامی جہاد کے بعد کارروائی کی اجازت دے دی ہے۔ درجنوں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں فلسطینی علاقوں میں داخل ہوگئیں۔ نابلوس میں کرفیو لگا کر گھر گھر تلاشی لی گئی۔ فلسطینی کابینہ کا بھی ہنگامی اجلاس ہوا۔ وزیراعظم محمود عباس نے یاسر عرفات کو الٹی میٹم دیا کہ جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن کی اجازت نہ دی گئی تو پوری کابینہ استعفیٰ دے دے گی۔ اسرائیلی فوج حملہ کر کے حماس کے رہنما سمیت 6 فلسطینی جاں بحق 17 گرفتار کر لئے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے اپنے بیان میں کہا کہ فلسطینی حکومت تعاون میں ناکام رہی۔

عراق فوج بھیجنے کی استدعا

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کئی یورپی اتحادی لیڈروں کو فون کر کے استدعا کی ہے کہ وہ عراق فوج بھجوائیں۔

فرانس میں گرمی سے اموات

فرانس میں کفن دفن کا انتظام کرنے والے سب سے بڑے ادارے اور جی ایف نے کہا ہے کہ اس ماہ کے آخر تک فرانس میں ہزاروں افراد کے ہلاک ہونے کا امکان ہے۔ فرانس کے صدر ژاک شیراک نے اپنے حکام سے کہا ہے کہ گرمی سے اس قدر اموات کی وجوہات کی وضاحت کریں۔

پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کی پالیسی

حکومت پنجاب نے صوبہ کے مختلف میڈیکل کالجوں میں دخلہ برائے سیشن 2003-04ء کے لئے پالیسی جاری کر دی ہے جس کے تحت کل 1955ء امیدواروں کو صوبہ کے مختلف میڈیکل کالجوں میں داخلہ دیا جائے گا۔ ان سیٹوں کے علاوہ 332 سیلف فنانس کی بنیاد پر سیٹیں بھی مختص کی گئی ہیں انٹری ٹیسٹ کے لئے اہلیت کی بنیاد ایف ایس سی میں 65فیصد (716/1100) نمبر رکھے گئے ہیں یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد اور بہاولپور کے میڈیکل کالجوں کے لئے یہ ٹیسٹ لے گی۔ جس کا رزلٹ 11اکتوبر 2003ء کو ہوگا۔ اور ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے طلباء 13 سے 18اکتوبر تک داخلے کی درخواستیں دیں گے اور فائنل لسٹ 27اکتوبر کو لگا دی جائے گی۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Govt. LIC NO. ID-541
اندرون ملک وبیرون ملک ہوائی سفر کی معلومات اور سستی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ۔ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
Ph:211211-213760 Fax:215211
www.airborneservices.com

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
B-1 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک
5114822 5118096
212038 PP

Graphics Designing & Office Automation
C.S.S.,I.C.S اور P.C.S کی مکمل تیاری
Free Courses
Windows, Typing, driver Installation, Kai's Supper Goo
(LAST DATE OF FREE REGISTRATION 25 AUG)
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز
کالج روڈ ربوہ فون نمبر 212088

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29